سوال

NazarsyMutaliq

جواب

نذر کا کفارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر مجھے نوکری مل گئی تو ہر ماہ اپنی تنخواہ کا پندرہ فیصد اللہ کی راہ میں خرچ کیا کروں گا، مگر اب حالات ایسے بن گئے ہیں کہ اخراجات کی زیادتی کی وجہ سے ایسا کرنا ممکن نہیں رہا، کیا ایسی کوئی راہ موجود ہے کہ میں اس نذر سے نکل جاؤں، یا مجھے مسلسل اس پر عمل کرنا پڑے گا۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! شریعت میں نذر ماننے کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی نذر ماننے سے منع فرمایا ہے جو یہ سمجھتے ہوئے مانی جائے کہ اُس سے تقدیر بدل جائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے۔ ''اَخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھیٰ عن النذر ویقول انہ لایردّ شیئاً وانما یُستخرَجُ بہ من البخیل ''مُسلم۔ ابوداوٗد "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ نذر ماننے سے منع کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ وہ کسی ہونے والی چیز کو پھیر نہیں سکتی، البتہ اُس کے ذریعہ سے کچھ مال بخیل سے نکلوالیا جاتا ہے۔" حدیث کے آخری فقرے کا مطلب یہ ہے کہ بخیل یُوں تو راہِ خدا میں مال نکالنے والا نہ تھا، نذر کے ذریعہ سے اِس لالچ میں وہ کچھ خیرات کر دیتا ہے کہ شاید یہ معاوضہ قبول کر کے اللہ تعالیٰ اس کے لیے تقدیر بدل دے۔ دوسری روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے یہ ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ''اَلنّذرُ لایُقدِّمُ شیئاً ولا یُؤَخِّرُہٗ وانما یُستخرَجُ بہ من البخیل '' (بخاری ومسلم)۔ "نذر نہ کوئی کام پہلے کرا سکتی ہے، نہ کسی ہوتے کام میں تاخیر کرا سکتی ہے۔ البتہ اس کے ذریعہ سے کچھ مال بخیل کے ہاتھ سے نکلوالیا جاتا ہے" اب اگر آپ کے لئے اس کو پورا کرنا مشکل ہو رہا ہے تو آپ اس کا کفارہ ادا کر کے اس سے نکل جائیں، نذر کا کفارہ، قسم توڑنے والا ہی ہے۔ نبی کریم نے فرمایا: ''کَفَّارَۃُ النَّذْرِ کَفَّارَۃُ الْیَمِینِ '' (مسلم: ۴۲۴۳) نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ اور قسم کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کیا جائے، یا (10) دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے یا (10) دس مسکینوں کو کپڑا پہنایا جائے، اور اگر ان تینوں کاموں میں سے کوئی ایک کام بھی کرنے کی استطاعت نہ ہو تو (3) تین دن کا روزہ رکھ لے۔ آپ ان چاروں قسم کے کفارہ جات میں سے کسی ایک کو ادا کر کے نذر کی اداء گی سے بری الذمہ ہو سکتے ہیں۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث